رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲۱

مجلس احرار کے عہدہ داروں کے انتخاب کا ڈھونگ

دائمی اجارہ دار ورثہ کے عہدوں پر پھر قابض ہو گئے

وُہ چند ایک افراد جو اپنے آپ کو سرداران احرار سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جمعیۃ کا نام تو آل انڈیا مجلس احرار رکھا ہُوا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کی دوامی اجارہ داری کا پٹہ صرف اپنے نام کا کرا رکھا ہے۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے اپنے قبضہ و تصرف میں رکھنا اپنا آبائی ورثہ سمجھے بیٹھے ہیں ؛

پچھلے دنوں جب ان مسلمانوں نے ہمیں جو ان لوگوں کے ہتھکنڈوں سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے بعد انہیں اسلام کے غدار اور مسلمانوں کے بدترین دُشمن قرار دے چکے اور اب ان کی شکل تک دیکھنے کے روادار نہیں۔ بلکہ ان مسلمانوں نے جن کی اس وقت تک بھی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ احرار کے چہرہ سے ذلت و رسوائی کے داغ دُور ہو جائیں اور وُہ مسلمانوں میں پہلی سی ہر دلعزیزی حاصل کریں۔ ان کے ایک خاص وفد کو جسے احرار نے اپنے لئے آیۂ رحمت سمجھا۔ اور " صدق دل سے " جس کی کامیابی کی دعائیں کیں جب سرسری نظر ہی سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ مجلس احرار کی اندرونی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ نہ وُہ کسی آئین کے ماتحت ہے۔ اور نہ کسی اصول کے۔ چند افراد کی ایک ٹولی ہے۔ وُہ جس طرح چاہتی ہے کرتی ہے نہ روپیہ پیسہ کا کوئی حساب رکھتی ہے نہ کسی اور کو اس خطرہ سے قریب پھٹکنے دیتی ہے۔ کہ وُہ رازہائے سربستہ سے واقف نہ ہو جائے اور نہ کوئی عُہدہ کسی اور کو دینے کے لئے تیار ہے۔ تو اس نے نہایت دردمندانہ اور خیر خواہانہ انداز سے یہ مشورہ پیش کیا۔ کہ

" مجلس احرار کو آئینی طریق پر چلایا جائے۔ اور باقاعدہ منظم جماعتوں کی طرح عام انتخاب ہو۔ صدر تین سال کے بعد ضرور تبدیل کر دیا جائے اسی طرح دوسرے عہدہ دار بھی تبدیل ہوتے رہیں "

چونکہ ایک طرف تو یہ مطالبہ نہایت معقول اور وزنی تھا۔ اور دوسری طرف اس کے پُورا ہونے کی صورت میں زعمائے احرار کا تمام تانا بانا بکھر جاتا۔ اور ان کے لئے لوگوں سے اموال حاصل کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا محال ہو جاتا تھا۔ اس لئے وُہ تلملا اٹھے۔ اور چودھری افضل حق صاحب جیسی لنگی فروش حال ڈکٹیٹر احرار صفائی پیش کرنے کے لئے کھڑے ہُوئے۔ انہوں نے جب مجلس احرار کے عہدوں پر چند نفوس کے قابض چلے آنے کو جائز ثابت کرنے کی اور کوئی صورت نہ دیکھی۔ تو اس عذر کی پناہ لینی چاہی کہ مجلس احرار کے موجودہ عہدہ دار تو دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اور لوگ اس ذمہ واری کو سنبھالیں۔ اور انہیں سبکدوش کر دیں۔ لیکن چونکہ ایسے آدمی ملتے ہی نہیں۔ جو یہ بوجھ اٹھا سکیں۔ اس لئے مجبوراً ہر انتخاب کے موقعہ پر پہلے ہی لوگوں کو بادل ناخواستہ یہ عُہدے قبول کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ لکھا

" ہر سال باقاعدہ انتخاب ہوتا ہے۔ مگر جماعت کی حالت یہ ہے۔ کہ عہدہ داری پر حد سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے جماعت میں ہر شخص ممبر تو رہنا چاہتا ہے۔ لیکن عہدہ قبول کرنا نہیں چاہتا۔ اس جماعت پر خدا کا سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ عہدہ داری کی کسی کو ہوس نہیں۔ نہ کوئی باہمی رقابت ہے ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ میں پیچھے رہ جاؤں دوست آگے بڑھ جائے۔ ......

...... اگر ایک جماعت بار بار ایک عہدہ دار کو اس عہدہ پر رکھنا پسند کرتی ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وُہ جماعت کی محبوب ترین شخصیت ہے۔ اور قابل اعتماد ہے "

ان الفاظ میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ مجلس احرار کے عہدہ داروں میں سے کسی کی نہ یہ خواہش ہوتی ہے۔ اور نہ وُہ اس کے لئے کچھ کوشش کرتا ہے۔ کہ کسی عہدہ پر فائز ہو بلکہ ہر ایک کو بے حد مجبور کر کے عہدہ دیا جاتا ہے۔ اور اسے بادل ناخواستہ محض قوم کے ارشاد کی تعمیل میں قبول کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ کہ یہ پھانسی کا رسہ جو میرے گلے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ کسی اور ہی کے گلے پڑے۔ تو بہتر ہے ؛

ہر شخص جانتا تھا۔ کہ یہ محض لفاظی اور بہانہ سازی تھی۔ ورنہ مجلس احرار کا ہر عہدہ دار اپنے عہدہ کو اپنی زندگی کی رُوح سمجھتا ہے۔ اور عہدہ سے علیحدہ ہونے میں اسے اپنی موت نظر آتی ہے اور حال کے انتخاب کے ڈھونگ نے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے۔ سب سے بڑا سب سے زیادہ ذمہ داری کا اور سب سے بوجھل عہدہ صدر احرار کا قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب اس مخصوص منڈلی میں جسے عہدوں کی تقسیم کے لئے بڑی چھان بین کے بعد اکٹھا کیا گیا۔ اور جس میں صرف انہی لوگوں کو شریک کیا گیا۔ جنہیں اپنے ڈھب کا سمجھا گیا۔ اس کے انتخاب کا سوال پیش ہوا۔ تو ترجمان احرار " مجاہد " (۱۲ نومبر) کا بیان ہے۔ کہ :-

"مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب کے نام بھی اس ضمن میں پیش ہوئے۔ مگر ہر دو راہنماؤں نے اعلان کر دیا۔ کہ مولانا حبیب الرحمٰن کی موجودگی میں ہم مقابلہ کے لئے کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے" اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مولانا "حبیب الرحمٰن لدھیانوی پھر صدر منتخب ہو گئے"

یہ الفاظ پیش کر کے ہم ڈکٹیٹر احرار چودہری افضل حق صاحب سے پوچھتے ہیں۔ عہدہ پر قابض رہنے کی جو وجہ انہوں نے پیش کی تھی۔ اور جو مختصر الفاظ میں یہ تھی۔ کہ مجلس احرار کے ہر عہدہ دار کو مجبور کر کے عہدہ دیا جاتا ہے۔ کیا اس کے باطل اور لغو ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ گیا ہے۔

"مجاہد" کے بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عہدہ صدارت کے لئے جن دو نئے اصحاب کے نام پیش کئے گئے۔ انہوں نے اپنے نام اس لئے واپس نہ لئے۔ کہ وہ اپنے لئے اس عہدہ کے بوجھ کو کمر شکن سمجھتے تھے۔ نہ اس لئے کہ وہ اس عہدہ کو حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھتے تھے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ چاہتے تھے۔ کہ ہم پیچھے رہ جائیں۔ اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب آگے بڑھ جائیں بلکہ اس لئے کہ سابق صدر مولوی حبیب الرحمٰن اس عہدہ کے ساتھ ایسے بے طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ کہ ہنسی بھی اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور دوسرے امیدواروں نے یہ مناسب نہ سمجھا۔ کہ ان سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دیں۔ اور جب صدر کی یہ حالت ہے۔ تو دوسرے عہدہ داروں کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے کس شدت سے ان پر قائم رہنے کے لئے کوشش کی ہو گی۔

کیا عہدہ داران مجلس احرار کا یہی وہ طریق عمل ہے۔ جس کے متعلق ڈکٹیٹر احرار نے یہ کہا تھا۔ کہ "ان میں کا ہر شخص مجلس احرار کا ممبر تو رہنا چاہتا ہے۔ مگر عہدہ قبول کرنا نہیں چاہتا" قبول کرنا تو الگ رہا ہر شخص کا بھی ذکر نہیں ان کے صدر کی یہ حالت ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک نہیں اکٹھے دو نام صدارت کے لئے پیش ہوتے ہیں۔ لیکن سابق صدر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور عہدہ صدارت حاصل کئے بغیر نہیں ٹلتا۔

ایسی صورت میں جبکہ اپنی خاص الخاص مجلس میں بھی صدارت کے لئے دو نئے نام پیش کئے گئے تھے۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ فوراً امیدواری سے دست بردار ہو جاتے۔ کیونکہ ڈکٹیٹر احرار کے خود بیان کردہ اصل کے مطابق اس کے یہ معنی تھے۔ کہ سابق صدر محبوب شخصیت نہیں ہے اور نہ قابل اعتماد ہے۔ لیکن باوجود اس کے صدارت کو اپنا آبائی ورثہ سمجھ کر اس پر ڈٹے رہے۔ اور جب صدر نے ڈھیٹ پن کا ایسا مظاہرہ کیا۔ تو باقی عہدہ دار کیونکر پیچھے رہ سکتے تھے۔ وہ بھی قابو کردہ عہدہ پر جمے رہے۔ اور اس طرح مجلس احرار کے عہدہ داروں کے انتخاب کا ڈھونگ ختم کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کی سالانہ جلسہ کی شان و شوکت بڑھانے کے لئے تیاری

جلسہ سالانہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہو گا

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کو ہو گا۔ دور و نزدیک کے احباب کو ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری کا فکر کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف خود اس بابرکت تقریب کے فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص سال شمار ہو گا۔ کیونکہ اس کے دوران میں احرار کی شرارتیں اور اشتعال انگیزیاں انتہاء کو پہونچ گئیں۔ اور انہوں نے بعض حکام اور دوسری طاقتوں سے امداد حاصل کر کے جماعت احمدیہ کے استیصال کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کو اپنے سالانہ اجتماع کی شان و شوکت کو پہلے سے بھی بڑھا کر دکھا دینا چاہیئے۔ کہ معاندین کی مخالفانہ سرگرمیاں ان کے جوش و اخلاص میں اضافہ کا موجب ہوئی ہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ احباب پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوں۔

شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے قادیان آنے کیلئے بیرونی جماعتوں میں بیتابی

جماعت احمدیہ فیروزپور کا تار

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ فیروزپور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ اگر احرار کو ۲۲-۲۳ نومبر قادیان میں کانفرنس منعقد کرنے کی ممانعت نہ کی گئی۔ تو ضلع فیروزپور کے تمام احمدی قادیان کے مقدس مقامات اور مقدس ہستیوں کی حفاظت کے لئے ضرور قادیان پہونچ جائیں گے۔ وقت پر ہمیں اطلاع کر دی جائے۔

حیدرآباد اور سکندرآباد کی جماعتوں کا تار

سکندرآباد ۱۸ نومبر۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور جناب بشارت احمد صاحب سکندرآباد سے تار دیتے ہیں۔ کہ اگر احرار قادیان میں اجتماع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ تو ہمیں فوراً بذریعہ تار اطلاع دیں۔ حیدرآباد اور سکندرآباد کی تمام جماعتیں قادیان آنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۰ نومبر۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

آج چودہری مظفر الدین صاحب بی اے نے دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

آج صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری نعمت اللہ صاحب گوہر بی اے کے مکان کی بنیاد محلہ دار البرکات میں رکھی۔ ازدواج زماعت

ڈاکٹر بدر الدین صاحب احمد ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب افریقہ سے تشریف لائے۔

آج جمعیۃ افاغنہ نے بعد نماز عصر جلوس نکالا جس نے پشتو میں اشعار پڑھتے ہوئے اور احمدیت سے اپنی فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے چکر لگایا۔

نیشنل لیگوں کے چندے

نیشنل لیگوں کے سکرٹری صاحبان نوٹ فرمالیں کہ آئندہ ترسیل زر بنام سکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور ہو۔ پریذیڈنٹ صاحب کے نام کوئی رقم نہ بھیجی جایا کرے۔ کیونکہ اس طرح دفتر سے رسید بھیجنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔
سکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے۔

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں
(۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید

ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

دو تین دن کے اندر اندر انشاء اللہ الفضل کا سولہ صفحہ کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائیگا اور قیمت فی پرچہ صرف ایک آنہ ہو گی۔ ایجنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ دوسرے احباب بھی اطلاع دیں کہ ان کو کس قدر زائد پرچے بھیجے جائیں۔ مضامین انہی عنوانات پر ہونگے۔ جو اس دفعہ سیرت النبیؐ کے جلسہ کے لئے مقرر ہیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال سے پنڈت جواہر لال نہرو کے استفسارات

ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ان مضامین سے متاثر ہو کر جو انہوں نے پچھلے دنوں جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کر کے علیحدہ اقلیت قرار دینے کے متعلق لکھے ہندوستان کے نہایت مشہور اور محبوب سیاسی لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے الموڑہ جیل میں انہی ایام میں دو مضامین رقم فرمائے۔ جو اب مشہور انگریزی رسالہ "ماڈرن ریویو" اور دوسرے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ پنڈت صاحب موصوف نے ان مضامین میں نہایت عمدگی سے بعض حقائق پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر اقبال سے دلچسپ استفسارات کئے ہیں۔ اور ان سے توقع کی ہے۔ کہ ان کا اطمینان بخش جواب دیں گے۔

ناظرین کی دلچسپی کے لئے پنڈت جواہر لال صاحب کے پہلے مضمون کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں استحکام اسلام کے متعلق سر محمد اقبال کا ایک مضمون میں نے گہری دلچسپی سے پڑھا۔ سر محمد اقبال کی تحریرات عام طور پر میرے لئے دلچسپی کا باعث ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ مجھے ایک ایسے عالم میں لیجاتی ہیں۔ جس کا سمجھنا میرے لئے چنداں مشکل ہوتا ہے۔ جہانتک مذہب اور مذہبی خیالات کا تعلق ہے۔ میں ان سے بالکل ناآشنا ہوں۔ باوجود اس نقص کے جو مجھ میں پایا جاتا ہے۔ میں مذہب کے تاریخی۔ تمدنی اور فلسفیانہ پہلوؤں سے کافی دلچسپی رکھتا ہوں۔

سر محمد اقبال نے اپنے مضمون میں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان امور متنازعہ فیہ کا ذکر کرتے ہوئے اس سوال کو نہایت اہم اور مسلمانوں کی تنظیم اور جامعیت پر بے حد اثر انداز ہونے والا قرار دیا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ احمدیوں نے اسلام کے بنیادی اصل یعنی مسئلہ ختم نبوت کو خیرباد کہدیا ہے۔ اور وہ ایک حد تک ابتدائی یہودیت اور اس مجوسی تمدن کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ جو اسلام سے پہلے مروج تھا۔ اور اس بناء پر انہوں نے کہا ہے۔ کہ اس "باغی گروہ" کو اس کے تباہ کن پراپیگنڈے سے باز رکھنا چاہئے۔ اور اس جماعت کے لوگوں کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

ادھر احمدی زعماء نے سر محمد اقبال کے استدلال کو باطل قرار دیتے ہوئے پُر زور طریق سے ان کے بیانات کی تردید کی ہے۔

سر محمد اقبال کے مضمون سے بہت سی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو ایک فہمیدہ انسان کو بہت سی جہات کے متعلق سوچنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ وہ آئندہ اپنی تحریرات میں ان بعض نکات کی تشریح کریں گے کیونکہ وہ مزید بحث طلب ہیں۔ سر دست میں ان کی صرف ایک دلیل کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس دلیل کے حسن و قبح کو زیر بحث لانا میرے لئے خارج از امکان ہے۔ کیونکہ یہ صرف مسلمان علماء کا کام ہے۔ میں اس وقت سر محمد اقبال کو ہی مذہب اسلام کے متعلق بمنزلہ سند خیال کر لیتا ہوں نیز میں فرض کر لیتا ہوں۔ کہ وہ اسلام کے متعلق عام مسلمانوں کے صحیح نظریہ کی پوری پوری ترجمانی کرتے ہیں۔ اگر میرا یہ مفروضہ درست ہے، تو میں یہ کہنے میں شاید غلطی نہیں کرتا۔ کہ اتا ترک کمال پاشا کے زیر حکومت ٹرکی کسی معنی سے بھی اسلامی ملک نہیں کہلا سکتی۔ پھر مصر پر مذہبی مصلحین کا جن کی مساعی کا محور یہی تھا۔ کہ پرانی صداقتوں کو نئے رنگ کا جامہ پہنایا جائے۔ بہت اثر ہوا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ سر محمد اقبال اس قسم کی تجدید کو ناپسند کرتے ہیں۔ شام اور فلسطین کے عرب کم و بیش مصری خیالات کی رو کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ٹرکی کی قائم کردہ مثال سے بہت حد تک متاثر ہیں۔ ایران تو یقیناً اپنا تمدنی اثر اسلام سے قبل مروج مجوسی تہذیب سے ہی اخذ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام ممالک میں نیز مغرب اور وسط ایشیاء کے ملکوں میں دقیانوسی مذہبی خیالات کے کھنڈرات پر قومیت پرستی کے خیالات بسرعت تعمیر ہو رہے ہیں۔ اسلام جیسا کہ سر محمد اقبال ہمیں بتاتے ہیں۔ نسلی امتیازات اور جغرافیائی حدود کو یک قلم توڑ دیتا ہے۔ اور اس کی بنیاد صرف مذہبی اصل پر ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی ایشیاء کے اسلامی ممالک میں نسلی اور جغرافیائی اصول کو بہت اہمیت دیجاتی ہے۔ ترک اپنی تورانی نسل پر نازاں ہیں۔ ایرانی اپنی قدیمی نسلی روایتوں کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ مصری شامی نیز فلسطینی۔ ماوراء النہر اور عراق کے لوگ عربستان کے ایک ایسے الحاق کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جس میں عرب کے مسلمان اور عیسائی دونوں برابر کے شریک ہونگے۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ مذکورہ بالا تمام قومیں استحکام اسلام کے اس مقصد سے جسے سر محمد اقبال پیش کرتے ہیں۔ بہت بُعد اختیار کر چکی ہیں۔ قدرتی طور پر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ اسلامی استحکام جو ڈاکٹر اقبال کے نزدیک جماعت احمدیہ کے قیام کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اس وقت کس جگہ موجود ہے ہمیں اس قسم کا استحکام نہ وسط ایشیا میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ سوویٹ حکومت کے زیر اثر علاقوں میں پرانے خیالات کے خلاف مسلمانوں کی بغاوت بہت زور پر ہے۔ اور نہ چینی علاقوں میں دکھائی دیتا ہے جہاں موجودہ وقت کی سب سے اہم رو قومیت پرستی اور بالشوزم ہے۔ افغانستان اور عربستان جو براعظم ایشیاء میں ہیں۔ اور اسی طرح مصر کے علاوہ اور بہت سے اسلامی علاقے شمالی افریقہ میں ہیں۔ ان ممالک میں مذہبی استحکام کے متعلق لوگوں کی پرانے خیالات سے عقیدت کی کیا کیفیت ہے۔ ذاتی طور پر مجھے اس بات کا علم نہیں۔ لیکن اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قومیت پرستی کے جذبات ان ممالک میں بھی موجزن ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ علیحدہ علیحدہ قومیت پرستی اور عالمگیر اسلامی استحکام دونوں ساتھ ساتھ ترقی پذیر نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو کمزور کرنے موجب ہے۔

سر محمد اقبال کے نقطۂ نگاہ سے دنیائے اسلام کی یہ کیفیت ضرور قابل افسوس ہوگی۔ اور جماعت احمدیہ کا سوال جسے ڈاکٹر اقبال ایک اہم سوال قرار دے رہے ہیں۔ ان ہمہ گیر واقعات کی موجودگی میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ پنجاب میں ایک ایسے رہنمائے حقیقی کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ جو تحریک قادیان کی امڈتی ہوئی رو کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ اس سے وسیع تر تخویف کے مقابلہ کے لئے کس کی رہنمائی کا انتظام کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آغا خاں مسلمانانِ ہند کے رہنما ہیں۔ لیکن کیا وہ اسلامی استحکام کے۔ جسے سر محمد اقبال نے پیش کیا ہے۔ حامی اور مؤید ہیں۔

میں سمجھتا ہوں۔ اس قسم کا سوال کرنے کا ایک غیر مسلم بھی مجاز ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی۔ معاشرتی اور اقتصادی رجحانات کیا ہیں اور موجودہ زمانہ کے خیالات اور احساسات کی رو سے مسلمانوں کے اثر پذیر ہونے یا اس پر اثر انداز ہونے کا انحصار انہی سوالوں کے جواب پر منحصر ہے۔ اور یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن سے ہم میں سے بعض کو گہری دلچسپی ہے۔ مذہب اسلام کا تعلق چونکہ تمام دنیا سے ہے۔ اس لئے اسلامی استحکام کے قیام اور اس کے تحفظ کے لئے جو پالیسی اختیار کیجائے۔ وہ بھی ہمہ گیر ہونی چاہئے۔

سر محمد اقبال کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان تمام قومی۔ معاشرتی اور اقتصادی تحریکات کے مقابلہ کے لئے جن سے اس وقت ہر ملک اور ہر جماعت دوچار ہے۔ اس پالیسی کے مختصر سے خاکہ سے ہمیں آگاہ کریں۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہے

انہوں نے اپنے مضمون میں اس بارہ میں صرف ایک اشارہ کیا ہے۔ اور وہ بھی غیر مثبت رنگ میں اور وہ یہ ہے۔ کہ کسی مذہبی ریفارمر کو پنپنے ہی نہ دیا جائے۔ اور جیسا کہ وہ خود اقرار کرتے ہیں۔ اس نظریہ میں وہ راسخ العقیدہ ہندوؤں سے بھی کامل طور پر متفق ہیں۔ اور یہ کہ مذہبی اصلاح میں معاشرتی اصلاح بھی داخل ہے۔ اسکے علاوہ انہوں نے تنگ ظرفی پر مبنی ایک اور مشورہ بھی پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دیہاتی اور شہری کے امتیاز کو مٹا دیا جائے کیونکہ یہ امتیاز صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے منافی ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ یہ امور کہ بعض مسلمان کاشتکار ہیں۔ بعض بڑے بڑے زمیندار ہیں۔ جو زرِ مالگذاری پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بعض پیشہ ور لوگ جو شہروں میں رہتے ہیں۔ بعض ساہوکار ہیں۔ بعض صناع ہیں۔ بعض کارخانوں کے مالک ہیں بعض مزدور پیشہ ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو تمام نعماء زندگی سے متمتع ہیں۔ مگر ان کے مقابل میں بعض ایسے بھی ہیں۔ جو فاقہ کشی کرتے ہیں۔ پھر بھی بدستور قائم و دائم رہینگے۔ اور ان کا قیام اسلامی اتحاد کے منافی نہیں ہوگا۔

شاید "لارڈوں اور مسلمان رہنماؤں کی کونسل" کا جو حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ اور جس کے سر محمد اقبال بھی رکن ہیں مقصد یہی ہے۔ کہ اتحاد و استحکام اسلامی کا کام کیا جائے۔ ایک غیر شخص کو یہ بات کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ کہ برطانیہ کے دار الامراء کے عیسائی ارکان اسلامی استحکام اور اسکی ترقی میں کس طرح دلچسپی لے سکتے ہیں۔ ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس کونسل کے قیام کے بعد لنڈن میں جب ایک لنچ دیا گیا۔ تو سر آغا خاں نے اس میں "انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے نظریہ کی وضاحت کی تھی" شاید یہ دو قسم کے اتحاد آپس میں مخلوط ہیں۔ اور ان سے ایک فراخ اور وسیع تر اتحاد کی تعمیر کا کام لیا جا رہا ہے۔ یہ سب باتیں نہایت پریشان کن اور ہمارے لئے ایک عقدۂ لاینحل کا حکم رکھتی ہیں میری خواہش ہے۔ کہ سر محمد اقبال ان پر مزید روشنی ڈال کر ہماری رہنمائی کریں۔

بساطِ سیاست کے پٹے ہوئے مُہروں کی قابلِ دید بوکھلاہٹ

"احسان" پر احرار کے عتاب کی وجوہات

احرار اپنے آپ کو تمام دنیا کے مُسلمانوں کے مصلح اور ہندوستان کے آٹھ کروڑ مُسلمانوں کے دینی و دنیوی تمام امور کے کلی اجارہ دار بنائے پھرتے ہیں۔ لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ ایک وقت جن لوگوں کو اپنا قوت بازو سمجھتے ان کی امداد پر ناز کرتے اور ان کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ دوسرے وقت انہی کو بدترین انسان قرار دے کر ان کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے انہیں تباہ و برباد کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں مولوی ظفر علی صاحب اور اخبار "زمیندار" سے ان لوگوں نے جو شرمناک سلوک کیا۔ اور ان کے احسانات کے مقابلہ میں جس احسان فراموشی کا مظاہرہ کیا۔ وہی ان کی اندرونی خباثت کا کافی ثبوت تھا۔ لیکن اب وہ جو کچھ اخبار "احسان" سے کر رہے ہیں۔ وہ اور بھی زیادہ شرمناک ہے۔ "احسان" نے ان لوگوں کو خوش کرنے ان کے مقاصد کو پورا کرنے اور ان کو قوت بہم پہونچانے میں سر توڑ کوشش کی۔ مگر اب اُسے جو صلہ دیا جا رہا ہے۔ وہ اسی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

کیا جن لوگوں کی اخلاقی حالت اس درجہ گری ہوئی ہے۔ اور جو اسلامی تعلیم سے اس قدر بے بہرہ ہیں۔ کہ اپنوں کے ساتھ ایسے کمینہ سلوک پر اتر آتے ہیں۔ وہ قوم کی اصلاح اور اسلام کی ترقی کا ذریعہ بن سکتے ہیں قطعاً نہیں۔

"احسان" لکھتا ہے۔

آل انڈیا احرار پولٹیکل کانفرنس سیالکوٹ تین دن کی معمولی گھما گھمی کے بعد اختتام پذیر ہوگئی اور "نشستند و گفتند و برخاستند" کے مقولہ کے مصداق لفاظی اور لسانی کا سارا زور صرف کرنے کے بعد چند ایک قراردادیں منظور کر لی گئیں۔ جن کی ہمہ گیری اور وسعت کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ عرب و حجاز کے سیاسی مسائل سے لے کر زعمائے احرار کے خانگی اور شخصی معاملات تک ان سب امور پر حاوی ہیں۔ جنہیں ایک ادعائے سیاسی رکھنے والی جماعت نمائش و نمود کے لئے ضروری سمجھ سکتی ہے۔ لیکن اس کانفرنس کی ساری روداد کا نمایاں ترین حصہ وہ ہے۔ جس میں احرار کے لیڈروں نے روزنامہ "احسان" اور اس کے مدیر کے خلاف اپنے پھیپھڑوں کا سارا زور صرف کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ گویا اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ روزنامہ احسان کی مخالفت کر کے ترجمان احرار "مجاہد" کے لئے جگہ پیدا کی جائے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہم نے اس کانفرنس کی روداد حاصل کرنے کے لئے لاہور کی "مسلم نیوز سروس" کی خدمات حاصل کیں جس کے نمائندہ نے سیالکوٹ جا کر اس کانفرنس کے صحیح حالات ہمیں بغرض اشاعت بھیجے۔

ازبس کہ صحت و صداقت سے جب ان کی زد زعمائے احرار کے شخصی مفاد اور شہرت پر پڑتی ہو۔ انہیں خدا واسطے کا بیر ہے۔ اس لئے انہوں نے ٹیلیفون کی ایک اطلاع کو بہانہ بنا کر احسان اور اس کے مدیر کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ اور حق یہ ہے کہ اس موقعہ پر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور شیخ حسام الدین امرتسری نے بدگوئی اور دشنام طرازی کے سابقہ ریکارڈ کو مات کر دیا۔ جو ان حضرات نے بفخر تمام اپنے نامۂ اعمال میں ثبت کرا رکھا ہے

احرار کے یہ بدمزاج لیڈر جو اسلامی اخبارات کی تباہی پر ہر وقت کمر بستہ رہتے ہیں۔ ہم سے یا کسی اور سے اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے عیوب پر پردہ ڈالا جائے۔ ان کی خامیوں کو سراہا جائے۔ اور جا و بے جا ان کی تائید و حمایت کے لئے جھوٹ بولا جائے جونہی کسی نے ان سے اختلاف رائے کا اظہار کیا۔ یا ان کے اعمال و افعال کے متعلق سچی اور بے لاگ رائے ظاہر کر دی یہ لوگ اس سے دست و گریباں ہو جانے کے عادی ہیں۔ اس کلیہ میں کسی ظفر علی خاں۔ عبد القادر یا ابو الکلام آزاد کی تخصیص نہیں۔ صرف یہی نہیں کہ کھلے جلسوں میں گالیاں دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ جھٹ سے معترض پر مرزائی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتوے لگا دینے کے عادی ہیں ایمان اور دیانت کی متاع گرامی سے ان لوگوں کو کس قدر بہرہ ملا ہے۔ اس کا حال تو رازدان حقیقی کو معلوم ہے۔ لیکن یہ لوگ دوسرے کے ایمان اور دیانت پر حملہ کرتے وقت ذرہ بھر تامل و تذبذب سے کام نہیں لیتے۔ ایک مبالغہ آمیز خبر شائع ہونے پر جس کی صحت کو اسی کے فٹ نوٹ میں غیر مصدقہ لکھ دیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے سیالکوٹ میں ہمارے خلاف اتنا بڑا ہنگامہ برپا کر دیا۔ کہ گویا ان کی زندگیوں کا مقصد وحید "احسان" کو مٹانا اور راقم الحروف کو بدنام کرنا رہ گیا ہے۔ سیالکوٹ کی اس "اینٹی احسان" کانفرنس میں جو کچھ کیا گیا۔ اسے ہمارے ان کرمفرماؤں کے نفس ناطقہ "مجاہد" نے اگلے دن حسب ذیل الفاظ میں مہر تصدیق ثبت کرنے کی ضرورت سمجھی۔ ذرا ان کے بگڑے ہوئے مزاجوں سے نکلنے والے ملفوظات کی بانگی ملاحظہ ہو۔

سیالکوٹ ۱۳ر نومبر۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب ذبیح و مولانا غازی عبد القیوم مدیرین روزنامہ "قومی اخبار" کانپور آل انڈیا احرار پولٹیکل کانفرنس کے اجلاس سے فارغ ہو کر عازم وطن ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر آپ نے مندرجہ ذیل بیان نمائندہ "مجاہد" کو دیا:۔

ہم لوگوں نے انتہائی حیرت و تعجب سے لاہور کے ایک اسلامی اخبار کی اس **بے بنیاد اور شرمناک من گھڑت** خبر کو پڑھا۔ جو اس نے سیالکوٹ کانفرنس کے متعلق شائع کی ہے۔ ہم لوگ شروع سے آخر تک کانفرنس کے ہر اجلاس میں شریک رہے۔ احرار کے کسی جلسہ میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ احراریوں نے کسی پر حملہ کیا۔ روزنامہ احسان نے اس خبر کو شائع کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ **دروغ گوئی اور شرارت آمیز پروپیگنڈا** کرنے میں "الفضل" سے کم نہیں۔ مجلس احرار کی زندگی اور حیرت انگیز تنظیم سے انگریزوں سکھوں اور ہندوؤں کو اگر تشویش ہو۔ اور ان کے اخبارات حسد اور کینہ کے جذبات کے ماتحت سیالکوٹ کانفرنس کی کارروائی شائع نہ کریں۔ تو کوئی پروا نہیں۔ لاہور کے بعض اسلامی اخباروں نے جن میں "احسان" ممتاز ہے مسلمانوں کی اس سب سے بڑی جماعت کے سب سے بڑے اجلاس کی کارروائی کو توڑ مروڑ کے اپنی **اسلام دشمنی اور خالص تجارتی غرض مندی کا وہ ثبوت دیا ہے۔ جس پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔** کانفرنس میں شریک ہونے والے رضاکار دس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھے۔ اور پنڈال جوانی نوعیت سے ہندوستان میں واحد تھا۔ ہر اجلاس میں ایک لاکھ انسانوں کے سمندر سے پُر رہتا تھا۔ ہم لوگ اگرچہ خود اخبار نویس ہیں۔ لیکن "**احسان" کی اس دروغ بیانی اور شرارت آمیز صحافت نگاری** پر بے حد تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر اسلامی روزنامے بھی اس سطح پر آ جائیں۔ **تو ان میں اور "پرتاپ" و "ملاپ" میں کیا فرق** ہے:۔

(اخبار مجاہد ۱۵ر نومبر صفحہ اول)

ان چند سطور میں لکھنے والے نے زعمائے احرار کے اس سارے جذبۂ عناد کا نچوڑ صفحہ قرطاس پر رکھ دیا ہے۔ جو ان کے دلوں میں "احسان" بلکہ سارے اسلامی اخبارات کے متعلق پرورش پا رہا ہے۔ اس میں ہمیں بیک گردش قلم مرزائیوں کے اخبار "الفضل" اور ہندوؤں کے اخبارات "ملاپ" اور "پرتاپ" کے برابر دکھا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ کوئی دن میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی بارگاہ افتا سے ہمارے متعلق مرزائی اور ہندو ہونے کا فتوے صادر ہونے والا ہے۔ اور یہ سارا عتاب اس بات پر ہے۔ کہ ہم نے ٹیلیفون کی وہ غیر مصدقہ خبر کیوں شائع کی۔

جس میں احرار کے لشکریوں کی دھینگا مشتی کا تذکرہ تھا۔ تعجب کا مقام ہے۔ کہ ان لوگوں کو جن کے نتھنے اس چار سطر کی خبر پر پھول گئے ہیں۔ تین تین کالم کی وہ روداد یں نظر نہ آئیں جن میں ان کے دوسرے کارناموں کا ذکر تھا اور جو ہمارے بھیجے ہوئے نمائندہ نے حالات کو دیکھ کر ارسال کی تھیں۔ لیکن اس روداد پر بھی وہ کب خوش ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نمائندہ نے تیس چالیس ہزار کے مجمع کو ایک لاکھ کا مجمع کیوں ظاہر نہ کیا۔ اس نے یہ کیوں لکھا۔ کہ احرار کے لشکریوں نے ایک شخص کو "ظفر علی خان زندہ باد" اور امیر ملت زندہ باد" کا نعرہ لگانے پر پنڈال سے نکال دیا۔ اس نے اس کانفرنس کے متعلق اپنے ٹھیک ٹھیک تاثرات قارئین "احسان" تک پہنچانے کی جسارت کیوں کی۔ اس کے اسی قصور کی بنا پر اسے زدوکوب کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اسے طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں۔ تاآنکہ وہ کانفرنس کے اختتام پذیر ہونے سے پہلے ہی لاہور آنے پر مجبور ہو گیا۔

اس امر کا ثبوت کہ احرار کے لیڈر اپنی ہٹ دھرمیوں۔ خود غرضیوں اور فرعون مزاجیوں کے باعث اپنے کھیل کو بگڑتا دیکھ کر بوکھلا سے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا واقعات کے علاوہ مسٹر عنایت اللہ مشرقی کے اس بیان سے بھی ملتا ہے۔ جو "احسان" کی اشاعت دیروزہ میں چھپا۔ اور جس میں لکھا ہے۔ کہ احرار کے لشکریوں نے ایک خاکسار کو محض اس لئے زدوکوب کر کے جان بلب کر دیا کہ وہ خاکسار تھا۔ اس بیچارے نے نہ کوئی نعرہ لگایا نہ مسجد شہید گنج زندہ باد کہا۔ اور نہ احرار مردہ باد کی صدا بلند کی۔ لیکن واہ رے بوکھلاہٹ کہ شیخ حسام الدین نے اس بیچارے کو اپنی فوج کے ہاتھوں بلا وجہ پٹوا دیا۔ اب اگر احرار کی اس قسم کی حرکات کے خلاف ہم احتجاج کی پر زور آواز بلند کریں گے تو ان بزرگوں کے نتھنے اور بھی پھول جائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے ہر اجتماع میں ان مسلمانوں کو جو احراری نہیں زدوکوب کرانے کا اجارہ لے رکھا ہے۔ اس واقعہ پر "مجاہد" اب تک خاموش ہے۔ اور احرار کے ذمہ دار لیڈروں نے اپنے لشکریوں کی اس حرکت پر ابھی تک کسی قسم کی پشیمانی کا اظہار نہیں کیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس خاکسار نے تمہاری کانفرنس کے متعلق کونسی ایسی اطلاع جو تمہارے مذاق کے موافق نہ تھی۔ کسی اخبار میں شائع کرائی تھی۔ کہ تمہارے سرخ پوش رضاکاروں نے اسے شدید طور پر مجروح کرنا ضروری سمجھا مشرقی کو تم ملحد سمجھتے ہو۔ تو سمجھو۔ لیکن اس کے رضاکار ملحد نہیں۔ پھر یہ مسلمانوں کو مرزائی کافر۔ ملحد اور زندیق قرار دے کر اپنے رضاکاروں کے ہاتھوں پٹوانا کہاں کی شرافت ہے۔؟

زعمائے احرار کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے۔ کہ دس بیس ہزار کے مجمع میں اپنے جیکارے لگوا کر۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جانا کہ اب وہ نازی پارٹی کے ہٹلر یا فیطائی جماعت کے مولینی بن گئے ہیں۔ خیال خام ہے۔ انہیں اپنے دماغوں سے یہ خیال بھی دور کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم نے محض اس بنا پر کہ احرار نے مرزائیت کے مقابلہ میں کچھ کام کیا ہے مسلمانان عالم کی سیاسیات کا قبالہ ان کے نام لکھ دیا ہے۔ کہ ہم ہر بات میں احرار کی رائے کو صحیح سمجھیں گے۔ اور ہر امر میں ان کی حمایت کریں گے۔ ہم انہیں بارہا بتا چکے ہیں کہ ہمیں تمہارے ایک کاموں کو نیک کہنے اور ان کاموں میں تمہاری امداد کرنے سے کوئی عذر نہیں لیکن ہم محض اس لئے کہ تم لیڈر ہو۔ اور ہم معمولی اخبار نویس ہیں۔ تمہیں یہ حق ہرگز نہیں دے سکتے کہ ہر معاملہ میں تمہاری ہاں میں ہاں ملائیں۔ اور تمہاری غداریوں کو چھپاتے پھریں۔ تمہاری ان حرکات سے درگزر کریں جو کسی طرح بھی انسانیت کے عام معیار اور اسلامی اخلاق کے ترازو پر پوری نہیں اتر سکتیں۔ تم "احسان" کی مخالفت کے لئے کانفرنس منعقد کر کے یہ سمجھ بیٹھے ہو۔ کہ ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔ ایسی دس بیس اور کانفرنسیں منعقد کر دیکھو۔ تمہارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ "احسان" کے مقابلہ میں تمہیں اس سے قبل متعدد بار شرمسار ہونا پڑا ہے۔ اور اگر مزید ذلتوں کا شوق ہے تو مزید جد و جہد کر دیکھو۔ اگر مسلمانوں کو "احسان" پڑھنے سے نہیں روک سکتے تو سرکار دربار میں نمامی کر کے اس کے لئے کسی نئی مصیبت کا بندوبست کرا دو۔ کیونکہ آجکل سرکار انگلشیہ کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے۔ اور ہم کو کسکی

تحریکِ جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم نومبر سے ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء تک کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تبلیغ احمدیت کا کام بذریعہ ۱۲ مجاہدین تین مستقل مرکزوں میں جاری ہے۔ جن کی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ دفتر ہذا میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۵ ہے جنہوں نے اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں روانہ کیں۔ ۱۳ اشخاص نے عرصہ زیر رپورٹ میں بیعت کی۔

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رقم فرمودہ ٹریکٹ بعنوان مجلس احرار کا مباہلہ کے متعلق ناپسندیدہ رویہ " اور احرار خدا تعالیٰ کے خوف سے کام لیتے ہوئے مباہلہ کی شرائط طے کریں " بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع کئے گئے ہیں۔ جو ۲۶۰ مختلف احمدی جماعتوں اور بعض اصحاب کو روانہ کئے جا چکے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد ۸۰۰۰ پوسٹر اور ۲۴۰۰۰ ٹریکٹ ہے۔

تبلیغی ٹریکٹ مندرجہ الفضل مورخہ ۱ نومبر ۱۹۳۵ء در زیر رپورٹ تحریک جدید کی اشاعت سے کثیر تعداد میں حسب ضرورت منگوا کر اور تقسیم کر کے احباب نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان تمام ٹریکٹوں سے جو اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ فائدہ اٹھائیں اور اگر کوئی خاص بات قابل ذکر ہو تو اس کے متعلق مرکز کو رپورٹ کریں۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مخلوق خدا کی فلاح و بہبود کے لئے مستقل وقف کنندگان زندگی مفت دینی تعلیم مختلف درسگاہوں میں دے رہے ہیں۔ جس سے لوگ حسب استعداد برابر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور شکر و امتنان کا اظہار کرتے ہیں۔

تبلیغ بیرون ہند

فی الحال پانچ مبلغین وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں تبلیغی کاموں میں مصروف ہیں۔ جن کی رپورٹوں کے قابل اشاعت اقتباسات اخبار الفضل میں احباب کی اطلاع کے واسطے درج کرائے جاتے ہیں وقف کنندگان زندگی میں سے سردست بارہ مبلغین بیرونی ممالک میں جانے والے اپنے اپنے تعلیمی کورسوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اپنی روزانہ رپورٹ کارکردگی چوبیس گھنٹہ دفتر تحریک جدید میں روانہ کرتے ہیں ایک اور مجاہد زیر انتظام تحریک جدید ایک مخصوص علاقہ میں روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے

تبلیغی سروے

چھٹے ضلع کی ابھی تکمیل کے صرف ساٹھ دیہات کی سروے ابھی ہونی تھی کہ کارکنوں کو عارضی طور پر کسی دوسرے کام پر لگا دیا گیا مزید اطلاعات کام کو دوبارہ شروع کرنے پر درج اخبار ہوں گی۔

بورڈنگ تحریک جدید

ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر کے ذریعہ طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت بدستور جاری ہے۔ طلباء درس قرآن مجید میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں تعلیم میں کمزور بچوں کیلئے بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کی کمزوری دور ہو جائیگی بورڈران کی تعداد ۳۴ تک پہنچ چکی ہے۔ اللھم زد فزد احباب اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت بورڈنگ میں داخل کرنے کی سعی برابر جاری رکھیں۔

پروپیگنڈا

پانچ اخبارات کے ذریعہ عربی۔ اردو۔ سندھی اور انگریزی زبان میں پروپیگنڈا کا کام ہو رہا ہے ان اخبارات کی مانگ اندرون ہندوستان بیرون ہند ترقی پر ہے خصوصاً بیرون ہند میں۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید سے

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ احمدیت

قبول احمدیت

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے نو نئے احمدی ہوئے۔ سات نیروبی میں اور دو یوگنڈا میں۔ نیروبی میں میاں احمد دین صاحب معہ اہل وعیال نہایت ہی اخلاص کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ بیعت سے قبل جب میں نے انہیں دس شرائط بیعت سنائے اور بتایا کہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ہر قسم کی مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا ہوگا اور ہر قسم کی قربانی کرنی ہوگی۔ تو انہوں نے اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے رقت بھرے لہجہ میں جواب دیا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے لئے انہیں جان بھی قربان کرنی پڑے گی۔ تو وُہ ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ بیعت کرنے کے بعد تیسرے دن احمدیہ مسجد میں میاں احمد دین صاحب نے قبول احمدیت پر ایک مختصر تقریر کی۔ اور بتایا کہ احمدیت کی سچائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی شناخت میں ان کے لئے لال حسین اختر نے بھی اپنی کذب بیانیوں سے بہت کچھ سہولت پیدا کی :۔

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مقامات میں میں تبلیغی اغراض کے لئے گیا۔ اور خدا کے فضل سے افریقن۔ عربوں اور متعدد معززین وچیفس کو پیغام حق پہونچانے کی توفیق ملی الحمدللہ بلویا۔ کسلی۔ ممتاگا۔ فینڈوا۔ کلیر۔ دانگانگا بمبو۔ سرونی۔ کوملو۔ نکورو۔ سرونی کے سفر میں کپالا۔ اور جنجہ کے احمدی دوست بھی میرے ہمراہ تھے۔ جو ایک دن کے قیام کے بعد واپس آگئے۔ اور خاکسار ایک ہفتہ تک یہاں ٹھیرا۔ سرونی جاتے ہوئے راستہ میں بعض عربوں کو عربی لٹریچر دیا۔ غیر مسلموں اور لامذہب لوگوں کے مختلف سوالات وغیرہ کے جوابات بھی احمدیت کی روشنی میں دیئے گئے :۔

یوگنڈا سے واپسی پر ٹورو سٹیشن پر ایک عرب کو عربی رسالہ "البشریٰ" دیا۔ رسالہ پر "طبقۃ الجماعت الاحمدیہ" پڑھ کر کہنے لگا۔ کہ یہ رسالہ تو میں نہیں پڑھنے کا۔ کیونکہ یہ احمدیوں کا ہے۔ اور وُہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور میں تمہیں بھی خوب جانتا ہوں۔ کہ تمہارا نام مبارک احمد ہے اور تم لوگوں کو ورغلاتے پھرتے ہو۔ اس پر میں نے رسالہ لے لیا۔ اور اس سے گفتگو کی آخر اس نے خود خواہش کی۔ کہ رسالہ دیا جائے میں اسے ضرور پڑھوں گا۔

نکورو میں ہمارے نو احمدی بھائی محمد امین صاحب ایک مخلص اور پُرجوش نوجوان ہیں۔ جو تبلیغ سلسلہ میں مصروف رہتے ہیں۔ میں چار دن تک ان کے پاس ٹھہرا۔ اگرچہ یہاں کے غیر احمدیوں نے مقاطعہ کر رکھا ہے۔ تاہم بعض سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ایک عرب تاجر سے زبانی گفتگو کے علاوہ رسالہ البشریٰ بھی پڑھنے کے لئے دیا گیا :۔

تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی غیر احمدی مُلاّ کے ایک اشتہار "دعوۃ الی الحق" کے جواب میں عربی اشتہار احمدیہ پریس کبابیر سے چھپوا کر سمالیوں اور عربوں میں تقسیم کیا گیا۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مضمون "دوست نما دشمن" اردو میں لوکل احمدیہ پریس میں چھپایا گیا۔ اور اردو دان غیر احمدیوں کے لئے کنیا۔ اور یوگنڈا۔ اور ٹانگانیکا کے مختلف شہروں میں بھجوایا گیا۔ قادیان سے آمدہ ٹریکٹ "احرار کو چیلنج مباہلہ" نیروبی میں خاص طور پر غیر احمدیوں کے گھروں میں احمدی بچوں کے ذریعہ بھجوایا گیا۔

ان کے علاوہ انگریزی میں ایک تیرہ صفحے کا پمفلٹ Ahmadyyia Movement in Islam. ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اس پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندانی حالات۔ آپ کا مشن۔ سلسلہ احمدیہ کے عقائد وخصوصیات وغیرہ قلمبند کی گئی ہیں۔ غیر احمدیوں نے سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کی اشاعت سے جو غلط فہمی یہاں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے اس پمفلٹ کے شائع کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اعلےٰ حکام۔ اور یورپین کے اعلےٰ طبقہ اور دیگر معززین میں اسے بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے۔ اس پمفلٹ کا مضمون سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ اور قاضی عبدالسلام صاحب نے نہایت محنت سے تیار کیا۔ اور اس کی طباعت کے اخراجات کا نصف جماعت احمدیہ یوگنڈا نے ادا کیا ہے :۔

ایک عیسائی ڈاکٹر نے ایک سہیل زبان میں اسلام کے خلاف پمفلٹ شائع کیا جس کے جواب میں ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے انگریزی میں ایک مضمون قلمبند کر کے بھیجا ہے۔ اشتہار متعلق زلزلہ انگریزی اور اردو اور اشتہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب کون ہے" اور رسالہ "مسلم سن رائز" امریکہ مختلف لوگوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ اخبار مسلم ٹائمز لنڈن۔ اور رسالہ "الاسلام" لنڈن کینیا اور یوگنڈا کی مختلف لائبریریوں اور بعض اعلےٰ عہدیداروں کے نام جاری کرائے گئے ہیں :۔

لوکل اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

لوکل اخبارات کے ذریعہ سلسلہ کی تبلیغ میں اگرچہ بہت سی مشکلات ہیں۔ تاہم اس ذریعہ سے بھی فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ممباسہ Kenya Daily Mail اور Zanjibar Samachar اور Tanga Nika Opinion میں ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق مفصل مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس ملک کے اخبارات میں احمدیت کا اس طرح کھلے طور پر ذکر وضاحت کے ساتھ آیا ہے۔ گزشتہ ماہ East African standerd نے جو نیروبی سے روزانہ شائع ہوتا ہے۔ اور اس علاقہ میں خاص وقعت رکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ نیروبی کا گروپ فوٹو شائع کیا۔

ہفتہ واری جلسوں کا سلسلہ

یوگنڈا سے واپسی پر جماعت نیروبی میں ہفتہ واری جلسوں کے سلسلہ کو جاری کیا گیا ہے سکرٹری صاحب تبلیغ نے میرے مشورہ سے دسمبر تک کے لئے تقریروں کا پروگرام تجویز کر دیا ہے۔ جس کے مطابق ہر ہفتہ تقریریں کی جاتی ہیں۔ ان جلسوں کی بہت بڑی غرض یہ ہے۔ کہ جماعت کے نوجوان احمدیت کے متعلق پوری معلومات ذہن نشین کر کے انہیں عمدگی سے بیان کرنے کی مشق کر سکیں۔ تا دوسروں کو تبلیغ کرتے ہوئے کوئی دقت نہ محسوس کریں۔ اور ساتھ کے ساتھ احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت علمی رنگ میں ہو سکے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل اور محمد اکرم صاحب غوری بی اے نے حقیقت نماز اور اجرائے نبوت پر خدا کے فضل سے نہایت عمدگی کے ساتھ تقریریں کی ہیں۔ اور خاکسار نے "قرآن مجید کی قسموں کا فلسفہ اور غیر مذاہب کے قرآنی قسموں پر اعتراضات کے جواب" کے عنوان پر تقریر کرنے کے علاوہ ہر ایک تقریر کے بعد مختصر تقریریں کی ہیں :۔

غیر احمدیوں کا مباہلے سے فرار

عرصہ زیر رپورٹ میں بھائی عمر حیات خان صاحب کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی اور دیرینہ خادموں میں سے ہیں اور تبلیغ احمدیت کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ کسموں کے بعض غیر احمدیوں نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ چنانچہ فریقین کی طرف سے ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا گیا۔ کہ جو فریق مباہلہ سے پہلوتہی کرے گا۔ اُسے دُوسرے فریق کے عقائد کو تسلیم کرنا ہوگا۔ ہماری طرف سے اسکی منظوری کی خانصاحب موصوف کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ اور جماعت یوگنڈا اور نیروبی اس حق وباطل کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئی۔ کسموں کے جن غیر احمدیوں نے یہ معاہدہ کیا تھا انہوں نے نیروبی کے ملا عبداللہ شاہ کو اطلاع دی اور معاہدہ کی تحریر بھیج کر ہمارے مقابلہ پر نکلنے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ اور ایسی خاموشی اختیار کی۔ کہ جو میعاد معاہدہ کی رو سے مقرر تھی۔ وُہ بھی گزر گئی۔ اور میدان مباہلہ میں فریق مخالف کو آنے کی جرأت نہ ہوئی :۔

لال حسین کی ناکامی

سائیں لال حسین جو ہندوستان سے احمدیت کو مٹانے کے منصوبے باندھ کر یہاں آیا تھا۔ یا تو مبالغہ بندرگاہ پر اسے لینے کے لئے نیروبی سے ایک وفد گیا تھا۔ یا جاتے ہوئے صرف ایک ذلیل ترین شخص اسے جہاز پر چھوڑنے گیا۔ مقامی غیر احمدیوں کا ۹۰ فی صدی طبقہ اس کی جہالت اور بیہودہ گوئی پر ماتم کر رہا ہے۔ اور حیران ہے کہ تیرہ ہزار شلنگ اس پر خرچ کیا۔ اور الٹا فائدہ احمدیوں کو ہوا۔

خاکسار شیخ مبارک احمد۔ از نیروبی :۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر فرد بشر کو اس سے محفوظ رکھے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرح سے یہ ایک متعدی عارضہ ہے جب بچے اپنے باپ کو افیون کھاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو باپ کے دیکھا دیکھی بچوں کو بھی یہ عادت پڑ جاتی ہے۔ گویا یہ بُری عادت خاندان کو ہی نکما بنا دیتی ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ایک سو گولی صرف دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

بیس ۲۰ سالہ افیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خاں صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سانبھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں۔ یہ صاحب قریباً بیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلاء تھے۔ ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی سی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہذا آپ ایک شیشی گولیاں بذریعہ خط ہذا بھیج دیجئے"

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

محافظ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ دردپسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبّ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعہ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی ذیل کی چار ادویات گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ ہیں۔ کوئی شخص ان ناموں کے رکھنے کا مجاز نہیں۔ زر کثیر خرچ کر کے ان ناموں کو مشہور کرایا ہوا ہے۔ ہندوستان بھر میں شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر ان ناموں میں سے کوئی نام رکھے گا۔ تو ہرجہ خرچہ کا ذمہ وار ہو گا۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ
جگر۔ آنتوں۔ معدہ کی جملہ تکالیف کیلئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی آٹھ آنہ

سرمہ نور رجسٹرڈ
جس نے اپنی خوبیوں کے باعث پبلک سے سرمہ نور کا خطاب حاصل کیا ہوا ہے۔ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر اور جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔
قیمت فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

طاقت کی گولی رجسٹرڈ ہر جوان مرد بنا کر اعضاء رئیسہ کو تر و تازہ کر کے شباب کی بہار دکھا دیتی ہے۔
قیمت خوراک ایک ماہ صرف دو روپیہ آٹھ آنہ

اکسیر مردمی رجسٹرڈ۔ کثرت احتلام و رقت پتلی سرعت اور جریان کے لئے اکسیر ہے
خوراک دو ہفتہ دو روپیہ

موتی منجن دانتوں کے کل امراض میں تیر بہدف اثر دکھانیوالا۔ کیڑوں کا قاتل۔ گوشت خورہ کیلئے اکسیر۔ قیمت فی شیشی دس آنہ

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرّب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے
قیمت معہ محصول ڈاک عہ صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

اعلان نظارت تالیف وتصنیف

سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم حصہ اول و حصہ دوم کے بعض ضروری حصوں کا انگریزی میں ترجمہ کرا کر کتابی صورت میں شائع کرانا ہے۔ انگریزی دان احباب اس کار ثواب کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ جن حصوں کا ترجمہ کرانا ہے۔ ان کی اطلاع احباب کو دے دی جائیگی۔ (ناظر تالیف وتصنیف قادیان)

خوبصورت اور مضبوط دانت

انسان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اس لئے اگر آپ اپنے دانتوں کو ماسخورہ اور پائیوریا سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی

فیض عام منجن

کا استعمال شروع کر دیں۔ یہ منجن دانتوں کو پالش اور سفید کرنے میں بے نظیر ہے منہ کی بدبو کو فوراً دور کر دیتا ہے۔
قیمت فی شیشی ۲ اونس ۸/ محصول ڈاک علاوہ

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

نادار اور زردار

ہومیوپیتھک طریق علاج کو دوسرے طریقہ علاج سے بہتر پائیں گے۔ پیچیدہ امراض میں دوسرے علاج ناکام رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ اگر آپ دوسرے علاج سے تنگ آ گئے ہوں۔ تو ہومیوپیتھک علاج کیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی

چتوڑگڑھ۔ میواڑ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ بابو راجندر پرشاد نے لکھا ہے۔ کہ غیر ممالک میں ہندوستانی پروپیگنڈا کے متعلق کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا گیا تھا۔ اور عنقریب اس مقصد کے لئے ایک سکیم بنائی جائے گی۔

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ حکومت مصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی مصری اخبار فسادات کی خبر کو ایسے رنگ میں شائع نہ کرے جس سے امن عامہ میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

لائل پور ۱۶ نومبر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور میں ۵۷ ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں ایک مسلمان کو گرفتار کیا گیا ہے

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ وزیر اعظم مصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ سال برطانیہ نے مصر میں ۱۹۲۳ء کا آئین حکومت نافذ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جس کے خلاف میں نے پروٹسٹ کیا تھا۔ لیکن برطانیہ کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

مہری نگر ۱۶ نومبر۔ انکم ٹیکس کی شرح میں تخفیف کی جو قرارداد سٹیٹ اسمبلی نے پاس کی تھی اسے سٹیٹ کونسل نے مسترد کر دیا ہے

لاہور ۱۶ نومبر۔ آج لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے اجلاس میں فنانس ممبر نے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ تحریک مسجد شہید گنج ابھی بند نہیں ہوئی۔ اس لئے حکومت امن اور قانون کے قیام کے لئے موثر کارروائی کریگی۔

روما ۱۷ نومبر۔ فسطائیت کونسل کے ایوان اعلیٰ میں جس کا اجلاس سائینور مسولینی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں تعزیری کارروائی کی مذمت کی گئی اور ۱۸ نومبر کے دن کو دنیا کی تاریخ میں ایک شرمناک دن قرار دیا گیا۔ نیز اس ارادہ کا اعادہ کیا گیا۔ کہ اطالوی اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

علی گڑھ ۱۷ نومبر۔ آج علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نواب بہادر سر مزمل اللہ خان کی تحریک پر جس کی تائید نواب سر احمد سعید خان کی طرف سے کی گئی۔ ہز ہائی نس سر آغا خان کو باتفاق آراء پرو چانسلر منتخب کیا گیا۔

ہرار ۱۷ نومبر۔ بارشوں کی وجہ سے حبشی افواج اطالوی پیش قدمی کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالویوں کے درجنوں ٹینک دلدلوں میں پھنس گئے ہیں اور وہ خود ملیریا کا شکار ہو رہے ہیں۔

روما ۱۷ نومبر۔ مارشل بڈوگلیو نے شمالی افواج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اطالوی افواج کی پیش قدمی چھ ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اس عرصہ میں وہ سڑکیں تیار کریں گے۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ ہندوستان اور برما کی ہوائی کلبوں نے اعلان کیا ہے کہ ارون پرواز فنڈ اور دوسرے فنڈوں کی طرف سے ہوا بازی کے لئے اول انعام ۷۰۰۰ روپے کا دوسرا انعام ۳۰۰۰ روپے کا اور چوتھا انعام ایک ہزار روپے کا مقرر ہوا ہے

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ گذشتہ فسادات میں طالب علموں نے زنگازیک کے مقام پر پولیس پر پتھر پھینکے۔ جس سے پولیس کے ۱۶ اشخاص مجروح ہوئے آخر کار پولیس نے مظاہرین کے ٹخنوں پر فائر کئے جن سے دو زخمی ہوئے۔ جو بعد میں مر گئے

بمبئی ۱۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور مسٹر گاندھی عنقریب ڈاکٹر امبیدکار سے ملاقات کر کے انہیں ہندو دھرم کو ترک کر دینے کے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔

لاہور ۱۷ نومبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ عمارت ۱۹۳۷ء کے موسم گرما تک تیار ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اندور میں حکام کی طرف سے ہندو کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

الہ آباد ۱۷ نومبر۔ یو پی گورنمنٹ کے تمام محکمہ جات کے اخراجات میں زبردست تخفیف کی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ کو اس وقت ۲۰ لاکھ روپیہ تک کی بچت کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے محکمہ پولیس اور سی آئی ڈی بھی تخفیف کی زد سے نہیں بچینگے

کولمبو ۱۶ نومبر۔ سیلون گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سیلون میں بھی اٹلی کے مال پر درآمد اور وہاں سے اٹلی کو برآمد پر ۱۸ نومبر سے پابندی عاید کر دی جائیگی

جالندھر ۱۶ نومبر۔ جالندھر کی عدالت نے ایک دلچسپ مقدمہ کا جس میں ایک ہندو عورت ایک غیر شخص کو اپنے زیورات دیدینے کے الزام میں ماخوذ تھی فیصلہ کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہندو عورت اپنے زیورات جس کو چاہے دے سکتی ہے۔

آگرہ ۱۶ نومبر۔ یو پی یونیورسٹی طالبعلموں کی فیڈریشن نے بعض رزلیوشن پاس کئے ہیں۔ جن میں یونیورسٹی کے پروفیسروں کے غلط طریقہ تعلیم کی مذمت کی گئی ہے

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ آج بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر سرت چندر بوس کو بنگال کے کانگرسیوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا گیا

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ نحاس پاشا لیڈر وفد پارٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مصر کے اندرونی معاملات میں برطانیہ کی مداخلت بے جا ہے۔ مصر کسی ایسی گورنمنٹ کو تسلیم نہیں کرے گا۔ جو برطانیہ کی طرفدار ہو اور مصر کی خواہشات سے بے اعتنائی کرے

برلن ۱۶ نومبر۔ حکومت جرمنی نے بھی غیر ممالک کو سامان جنگ بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اٹلی کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ اطالوی حکام نے اس علاقہ سے جس پر اٹلی کا اس وقت تک قبضہ ہو چکا ہے سولہ ہزار غلاموں کو آزاد کیا ہے۔

انگورا ۱۶ نومبر۔ ترکی کی نیشنل اسمبلی نے اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کو بل پاس کر دیا ہے۔

بمبئی ۱۷ نومبر۔ آج مسٹر جی کے دیودھر صدر سرونٹس اوف انڈیا سوسائٹی وفات پا گئے۔

لنڈن ۱۷ نومبر۔ اس وقت تک انتخابات میں گورنمنٹ کو ۴۲۷ نشستیں حاصل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ۳۸۴ کنزرویٹو ۳۲ لبرل نیشنل ۲ نیشنلز۔ اور ۲ انڈیپنڈنٹ ہیں۔ گورنمنٹ کے مخالفین ۱۸۳ نشستیں حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں سے ۱۵۴ لیبر ۱۷ لبرل ۴ انڈیپنڈنٹ لبرل اور ۸ متفرق لوگوں کے حصہ میں آئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مندسور ریاست گوالیار کے مہادیو مندر پر چند مسلمانوں نے جنہیں مہادیو گھاٹ پر ہندوؤں کے چبوترہ کی تعمیر پر اعتراض تھا۔ حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۵ء یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے نافذ کر دیا جائے گا۔

عدیس آبابا ۱۶ نومبر۔ فوجی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اطالوی افواج عنقریب زیادہ زور سے حملہ کریں گی۔ ابھی تک ڈگابور اور ججیگا کے مقام پر حبشی افواج کا کوئی بڑا لشکر نہیں۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے ڈگابور کے نزدیک چھ بم پھینکے جن سے ایک عورت اور ایک بچہ ہلاک ہوئے۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ ویسٹرن انڈیا سٹیٹ ایجنسی سے برطانوی ہند میں دیا سلائیوں کی برآمد گورنر جنرل باجلاس کونسل کے حکم سے قطعی بند کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۶ نومبر۔ مسٹر آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری انڈین نیشنل کانگرس نے لکھا ہے کہ کانگرس کے برسر اقتدار آنے پر ہریجنوں کو ہندوؤں کے مساوی شہری اور مجلسی حقوق مل جائینگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی